السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے نذرمانی ہے کہ اگراس کا حمل محفوظ رہااور سلامتی کے ساتھ بچے کی ولادت ہوئی تو یہ ایک سال روزے رکھے گی۔ چنانچہ اس کا حمل محفوظ رہا ہے اوبچے کی ولادت بھی خیریت سے ہوگئی ہے مگر عورت اب اپنی نذر کے معاملے میں عاجزی کا اظہار کررہی ہے کہ سال بھر روزے رکھنا اس کےلیے بہت مشکل ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں شک نہیں کہ کسی اطاعت کی نذرماننا عبادت ہے، اوراللہ عزوجل نے ایسے اہل ایمان کی مدح فرمائی ہے:

يوفونَ بِالنَّذرِ وَيَخافونَ يَومًا كانَ شَرُّهُ مُستَطيرًا ٧ ... سورة الدهر

''یہ اہل ایمان وہ ہیں جواپنی نذریں پوری کرتے اوراس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی پھیل رہی ہوگی۔''

اوراحادیث میں بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے نذرمانی ہوکہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا، اسے چاہیے کہ اللہ کی اطاعت (عبادت) کرے، اورجس نے یہ نذرمانی ہوکہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو اسے معصیت کا کام نہیں کرنا چاہیے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذر، باب النذرفی الطاعة، حدیث: 6696وسنن ابی داود، کتاب الایمان والنذر، باب النذرفی المعصیة، حدیث: 3389وسنن الترمذی، کتاب النذروالایمان، باب من نذران یطیع اللہ فلیطعہ، حدیث: 1526''

احادیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے نذرمان لی کہ وہ بوانہ مقام پرایک اونٹ ذبح کرے گا، پھروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہواتوآپ نے اس سے دریافت فرمایا:

کیااس جگہ جاہلیت کاکوئی بت تونہ تھاجس کی عبادت کی جاتی رہی ہو؟ کہاکہ نہیں۔ آپ نے پوچھا: کیایہ جگہ اہل جاہلیت کی کسی عید کامقام تونہ تھی؟ کہاگیا۔ نہیں، تب آپ نے فرمایا: اپنی نذرپوری کرلو، بلاشبہ ایسی نذر کا(کوئی پوراکرنا نہیں ہے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو، اورنہ اس چیز میں جس کا ابن آدم مالک نہ ہو۔'' (سنن ابی داود، کتاب الایمان والنذور، باب مایومر من خاء النذر، حدیث: 3313المعجم الکبیر للطبرانی: حدیث: 1341''

اوراس سوال میں جوپوچھاگیاہے کہ عورت نے سال بھررزے رکھنے کی نذرمانی ہے، تواس کاجواب یہ ہے کہ سال بھر مسلسل روزے رکھنا ''صیام دہر''کی قسم سے ہے یعنی یہ زمانہ بھرروزے رکھنا ہے اورصیام دہرمکروہ اورناجائز عمل ہے۔ صحیحین میں آیاہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے زمانہ بھرروزے رکھے، اس نے نہ روزے رکھے نہ افطارکیا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثة ایام من کل شھر۔۔، حدیث: 1162وسنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم الدھر تطوعا، حدیث: 2425فضیلة الشیخ) نے فرمایا: کہ یہ روایت صحیحین میں ہے جبکہ صحیح مسلم سے توبعینہ الفاظ ملتے ہیں البتہ صحیح بخاری میں یہ الفاظ کہ "نہ اس نے افطرکیا'مجھے نہیں ملے البتہ "نہ اس نے روزہ رکھا''کے الفاظ صحیح بخاری میں ضرور موجودہیں۔ دیکھیے: صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم داود علیہ السلام، حدیث: 1878

اوراس میں شک نہیں کہ کسی مکروہ عبادت کو عمل میں لانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے، لہذاایسی نذرکاپوراکرناکسی طرح صحیح نہیں ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگرکوئی ایسی نذرمان لے جو مکروہ اورناجائز قسم کی عبادت ہومثلاہررات کاکامل قیام، یاہرہردن کا مسلسل روزہ وغیرہ توایسی نذرکاپوراکرنادرست نہیں ہے۔

لہذااس عورت کواسے اپنی قسم کاکفارہ دیناچاہیے یعنی دس مسکینوں کوکھانا کھلائے، ہر مسکین کےلیے آدھاصاع (سواکلویاڈیڑھ کلو) کھجوروغیرہ ہونی چاہیے، یعنی طعام ایسا ہوجوعلاقے کی اکثریت استعمال کرتی ہو۔ اگراس کی استطاعت نہ ہوتوتین دن مسلسل روزے رکھے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 369